© rasailojaraid.com

ڈاکٹر ابوالفضل بخت رواں
دانش آباد۔ پشاور یونیورسٹی

بغداد
اسلامی ثقافت کا مرکز

بغداد کے قصے کہانیاں پرانے زمانے سے مشہور ہیں۔ الف لیلہ و لیلہ (ایک ہزار ایک راتیں) کے قصے بغداد میں تخلیق کئے گئے اور وہاں سے براہ راست یا بالواسطہ دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئے۔ ان قصص سے قارئین کو جو عقلی اور روحانی خوشی ہوتی ہے اس کا اندازہ اس کی عالمگیر شہرت سے ہوتی ہے۔

چونکہ میں کافی عرصہ تک بغداد میں رہ چکا ہوں اور وہاں کے تاریخی اثرات کا بغور مطالعہ بھی کیا ہے اس لئے دوست و احباب مجھ سے بغداد کے متعلق کچھ نہ کچھ واقعات بیان کرنے کے لئے زور دیتے ہیں۔

مجلہ "الحق" کے قارئین چونکہ اسلامی ذوق رکھتے ہیں لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ جو واقعات زبانی احباب کو سناؤں ان کو ضبط تحریر میں لا کر قارئین "الحق" کو بھی شامل کر دوں۔

یہ مقالہ دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصہ بغداد کے ماضی پر مشتمل ہو گا اور دوسرا عراق (بغداد) کے میرے احساسات و تاثرات کا احاطہ کرے گا پھر مدیر الحق کا حق ہے کہ اسے شامل اشاعت کریں یا نہ کریں۔

عراق: استداد زمانہ کے ساتھ عراق کا حدود اربعہ بڑھتا گھٹتا رہا۔ اس لئے ماضی کے عراق کے حدود اربعہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے پیارے رسول حضرت محمدؐ کے جد امجد حضرت ابراہیمؑ کا ملک تھا البتہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عراق کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ ذیل میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ابن العربی فرماتے ہیں :- انما سمی العراق عراقاً لانہ سفل من نجد ودنا من البحر۔ گویا نشیبی علاقے کو عراق کہتے ہیں۔ اس تسمیہ میں بصرہ وغیرہ کے علاقے بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ وقال غیرہ : العراق معناہ فی کلامہم الطیر وھو جمع عَرَقَۃ والعَرَقَۃ ضرب من الطیر
عربوں کے کلام میں عراق کے معنی پرندہ ہے۔ یہ لفظ درحقیقت عرقہ کا جمع ہے جو پرندے کو کہتے ہیں۔

۳۔ یقال : استعرقت ابلکم اذا اتت ذلک الموضع (العراق)
جہاں اونٹ کو زیادہ پسینہ آتا تھا لہٰذا اس جگہ کا نام عراق پڑ گیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عراق اگر عرق سے ماخوذ مانا جائے تو درخت کی جڑوں اور انسانی رگوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ عراق کی زرعی اہمیت کی بنا پر اردگرد کے علاقوں کے لیے رگوں اور جڑوں کا کام دیتا ہو گا۔

عراق کی فضیلت | حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اردگرد کے بلاد کے لیے دعا فرمائی۔ ایک آدمی نے کہا یا نبی اللہ! عراق کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے۔ آپ نے اسے روک دیا۔ تیسری دفعہ آپ نے اسے فرمایا۔

۔ اهل العراق انت ؛ قال نعم قال ان ابی ابراهیم علیه السلام هم ان یدعوا علیهم فاوحی الله الیه لا تفعل فانی جعلت خزائن علمی فیهم واسکنت الرحمة قلوبهم۔

خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے اہل عراق کے لئے بددعا کا ارادہ فرمایا تھا لیکن اللہ نے منع کیا اور فرمایا "میں نے اپنے علم کے خزانے ان میں بکھیر دیے ہیں اور ان کے دلوں میں رحمت بسایا ہے۔

۵۔ حضرت عمرؓ نے کعب الاحبار کو لکھا: اخبرنی المنازل کعب نے ہر بلاد کے خواص لکھے۔ عراق کے بارے میں لکھا اہل عراق علم اور عقل کے مالک ہیں۔ فلما ورد الکتاب علی عمر قال "فالعراق اذا فالعراق اذاً" جب یہ واپسی خط پہنچا تو آپ نے فرمایا "عراق تو عراق ہے۔

۶۔ ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا اهل العراق کنز الایمان وجمجمة العرب وهم رمح الله عزوجل یحرزون ثغورهم ویمدون الامصار۔ اہل عراق ایمان کا خزانہ ہے عربوں کی کھوپڑی ہے اللہ تعالیٰ کا نیزہ ہے۔ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور شہروں کی مدد کرتے ہیں۔

سواد | عربوں نے جب عراق سے فارسیوں کو مار بھگایا اور ان کے نہری نظام اور باغات و شجرات کی سرسبزی دیکھی تو عراق کو سواد کا نام دیا۔

۷۔ قال ابوعبیده، سمی العراق بالسواد للخضرة التی فی النخیل والشجرة والزرع لان العرب قد تلحق لون الخضرة بالسواد فتوضع احدهما موضع الآخر ومن ذلک قول الله تعالیٰ حین ذکر الجنتین "مدهامتان" اما فی التفسیر خضروان لو صفت الخضرة بالدهمة وهی من سواد اللیل۔

یہ حقیقت ہے کہ شدت سبزی کالے رنگ کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان کے جنت نظیر علاقے کا نام اصل میں "سواد" تھا پتہ نہیں "د" "کس طرح "ت" میں بدلا گیا ہے۔ ایک تاریخی مقولہ مشہور ہے جس وقت سیدو بابا صاحب کے ایک مرید نے کہا " صله سوات خنگه تور دے " (سوات کیسا کالا ہے) تو سیدو بابا نے جواباً کہا " خو مو پهم دے " (لیکن سودہ حال بھی ہے)

ہاں تو موضوع سے ہٹ گیا ہوں کہاں عراق اور کہاں سوات۔ قارئین کو پھر عراق لیے چلتا ہوں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بغداد کے متعلق نبی علیہ السلام کی پیشین گوئی عن ابی عثمان عن جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبنی مدینۃ بین دجلۃ و دجیل و قطربل و الصراۃ تجی الیہا خزائن الارض وجبابرتہا لھی اسرع ذھابا فی الارض من الوتد الحدید فی الارض الرخوۃ۔

دجلہ معروف دریا ہے دجیل اس کی ایک شاخ ہے۔ قطربل اور صراۃ کا تعین کرنا مشکل ہے۔ بہرحال حضورؐ نے حدیث میں بغداد کا حدود اربعہ بیان فرمایا۔ پھر فرمایا۔ یہاں زمین کے خزانے اور جابر لوگ اکٹھے ہوں گے پھر اس کی تباہی کی مثال بھی دی۔ دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ " لھی اسرع انقلاباً باھلھا من الوتد الحدید فی الارض الوخوۃ۔

تیسری حدیث میں یوں آتا ہے فلھی اسرع ذھاباً فی الارض من المعمول فی الارض والنخوۃ او النخورۃ پہلی اور دوسری حدیث میں تحدید (لوہے کی میخ کا ذکر ہے۔ تیسری میں المعمول (کدال) فرمایا۔ اسی طرح زمین کی حیثیت (خوۃ) نخوۃ اور خورۃ بتائی ہے جس سے اس کی نرمی مراد ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ بغداد میں فتنے و فساد اس طرح سرایت کریں گے جس طرح نرم مٹی میں لوہے کی میخ یا کدال سرایت کرتی ہے۔

لفظ خورۃ۔ پشتو زبان میں" خورہ " نرم مٹی کو کہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ لفظ عربی سے پشتو میں آیا یا برعکس معاملہ ہے۔ تاریخی آثار بتاتے ہیں کہ پشتون قوم کے کچھ قبیلے عراق کی طرف چلے گئے تھے وہاں ایک قبیلہ اپنے آپ کو خالدی کہتا ہے ان کا کہنا ہے کہ ہم حضرت خالدؓ کی افغان نژاد بیوی کی اولاد ہیں۔

زوراء بغداد کا دوسرا نام تاریخ نے بغداد کو تین نام سے یاد کیا ہے۔ بغداد، زوراء۔ اور مدینۃ الاسلام۔ پہلا اور تیسرا نام تو حدیث سے ثابت نہیں لیکن دوسرے کا ذکر موجود ہے

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " تکون واقعہ بین ذوراء قالوا وما الزوراء یا رسول اللہ ؟ قال مدینۃ بین انہار ارض جوخی یسکنہا جبابرۃ امتی تعذب باربعۃ اصناف بخسف ومسخ وقذف۔ قال البرقانی ولم یذکر الرابع۔

۲۔ عن علی بن ابی طالب انہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول " تکون مدینۃ بین الفرات ودجلۃ یکون فیہا ملک بنی العباس وھی الزوراء قیل لعلی۔ یا امیر المومنین لم سماھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزوراء ؟ قال لان الحرب تدور فی جوانبہا حتی تطبقہا۔

دوسری حدیث میں حضرت علی نے زوراء کے معنی بتا دیئے یہ لفظ مؤنث ہے زوراء الحرب (جنگ) عربی میں مؤنث مستعمل ہے۔

الحرب زوراء (زیارت یا ملاقات کرنے والی جنگ) جنگ کی مناسبت سے بغداد نام پڑ گیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لفظ بغداد کی تحقیق | اسلام سے پہلے بغداد کسریٰ کے زیر نگیں تھا۔ یہاں ایک بت تھا جسے لوگ بغ کہتے تھے اس کے ارد گرد علاقہ بغ داد (بت کا عطا کردہ) کے نام سے مشہور ہوا۔

والفقھاء یکرھون ھذا الاسم من اجل ھذا وسماھا ابو جعفر مدینۃ السلام لان دجلۃ کان یقال لھا وادی السلام۔

فقہا اس نام سے نفرت کرتے تھے اس لئے ابو جعفر نے اس کا نام مدینۃ الاسلام رکھا چونکہ دجلہ وادی الاسلام کے نام سے مشہور تھا۔ بعض کہتے ہیں "بغ" کا پورا لفظ باغ ہے اور "داد" ایک آدمی کا نام تھا۔ باغ فارسی میں بستان کو کہتے ہیں۔ اس لئے اس باغ کو صاف کرکے شہر بسایا گیا جو بغداد کے نام سے مشہور ہوا۔

بغداد کی فضیلت | ۱۔ قال محمد بن سلام سمعت ابا الولید یقول قال لی شعبۃ ادخلت بغداد قلت لا، قال فکانک لم تر الدنیا راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوالولید سے سنا کہ شعبہ نے اس سے کہا۔ کیا تم بغداد میں داخل ہوئے ہو؟ کہا نہیں۔ شعبہ نے کہا کہ گویا تم نے دنیا نہیں دیکھی۔

۲۔ اسی طرح محمد بن ادریس نے یونس بن الاعلیٰ سے پوچھا کیا تم بغداد گئے ہو؟ کہا نہیں۔ پھر کہا تو نے نہ دنیا دیکھی اور نہ لوگ۔

۳۔ یزید بن مزید۔ ہارون الرشید کو قصے سنایا کرتا تھا۔ رشید نے کہا۔
اے اعرابی! کیا تمہارا گھر اس محلہ میں ہے؟ اس نے کہا! نہیں!! فرمایا یہاں گھر بناؤ یہ دنیا والوں کا محلہ ہے۔

۴۔ احمد بن ابی طاہر سے روایت ہے۔ فرمایا! کہ کسی آدمی سے کہا گیا بغداد کیسے پایا؟ جواب دیا تمام زمین ویران ہے۔ صرف بغداد آباد ہے۔

۵۔ محمد بن سلام ابن علیہ کی وساطت کہتے ہیں " ما رایت قوماً اعقل فی طلب الحدیث من اہل بغداد۔ بغداد والوں کے سوا میں حدیث کے طلب میں زیادہ سمجھدار اور کسی قوم نہیں دیکھا۔

۶۔ امام شافعی سے روایت ہے۔" ما دخلت بلداً قط الا عددتہ سفراً الا بغداد فانی حین دخلتھا عددتھا وطناً۔ کسی بھی ملک میں مسافر ہی رہا۔ صرف بغداد کو میں نے اپنے وطن کی طرح پایا۔

ملاحظہ۔ ابن جبیر اندلسی نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ جب پہنچا تو میں نے وہاں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جس میں اجنبیت ہو۔ راقم الحروف کا بھی یہی تجربہ ہے کہ تقریباً چار سال کے قیام میں بغداد کی سکونت شاق نہیں گذری۔ اگر وطن میں بال بچوں کی ذمہ داری نہ ہوتی تو بغداد کو اپنا وطن بنا لیتا۔

۷۔ ابن مجاہد المقری امام القومات فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ابن العلاء کو خواب میں دیکھا۔
فقلت لہ ما فعل اللہ بک؟ فقال لی دعنی مما فعل اللہ بی۔ من اقام ببغداد علی السنۃ والجماعۃ ومات نقل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من جنۃ الی جنۃ۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو اہل السنۃ اور جماعت میں سے ہو تو جنت بغداد سے جنت آخرت میں تبدیل ہوتا ہے۔

۸۔ ابن عیاش یقول ۔ الاسلام ببغداد و انہا لصیادۃ تصید الرجال و من لم یرہا لم یر الدنیا (یہ تو رجال کے شکار کی جگہ ہے۔

۹۔ علی بن المحسن التنوخی نے فرمایا۔ بغداد کی نماز جمعہ۔ مکہ کی نماز تراویح اور طرطوس (شام) کی نماز عید میں خوب لطف آتا ہے۔

۱۰۔ ابوبکر بن الصلت فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ بغداد میں جمعہ کی نماز کسی وجہ سے فوت ہوگئی۔ رات کو خواب کوئی کہہ رہا ہے کہ تم نے اللہ کے ستر ولیوں کی معیت میں نماز پڑھنی ترک کر دی۔

۱۱۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ بغداد میں قیام ترک کر دوں۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تم ایسے شہر کو چھوڑ رہے ہو جہاں دس ہزار اللہ کے ولی رہتے ہیں — لہذا میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

۱۲۔ ابوبکر بن حمزہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ایک دوست نے خط میں لکھا۔ کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ بغداد کے اٹھانے کی بات کر رہا ہے۔ دوسرا کہہ رہا ہے کہ آج رات یہاں پانچ ہزار قرآن ختم ہوئے تم اسے کیسے اٹھاؤ گے؟

۱۳۔ ابراہیم بن عبداللہ نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابوعثمان الجاحظ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دس شہروں کا سفر کیا ہے اور یہ تاثر لیا ہے کہ الصناعۃ بالبصرۃ والفصاحۃ بالکوفۃ والخیر ببغداد والغدر بالری۔ والحسد بھراۃ والجفا بنسابور والبخل بمرو والطرمذۃ بسمرقند والمروۃ ببلخ والتجارۃ بمصر

خرباش بن الحسن الدیلمی کا کہنا ہے کہ اسے بغداد میں ایک شیخ جسے عربی میں طولی حاصل تھا ملا شیخ نے کہا۔ سافرت الآفاق و دخلت والبلدان من حد سمرقند الی القیروان (افریقہ) ومن سرندیب الی بلد الروم فما وجدت بلداً افضل ولا اطیب من بغداد۔

یعنی تمام اسلامی ممالک میں بغداد جیسا بہترین و پاکیزہ شہر اسے نہیں ملا۔ ابوالقاسم عبیداللہ فرماتے ہیں ابوالمعری (جو نابینا تھے) کا ہاتھ پکڑے جا رہا تھا اس نے میرا ہاتھ ملتے ہوئے کہا کہ یہ عظیم شہر ہے کسی نہ کسی عالم فاضل شخص سے ملاقات ہو جاتی ہے۔

ذوالنون کا کہنا ہے کہ میں ایک دفعہ بغداد میں گرفتار رہا۔ ایک سقہ سے پانی پلانے کی خواہش ظاہر کی اس نے پانی پلایا میں نے اسے ایک دینار پیش کیا اس نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ قیدی ہیں اور قیدی سے رقم وصول کرنا نامناسب ہے۔

سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں۔ اذا کان علم الرجل حجازیاً وخلقہ عراقیاً وطاعتہ شامیاً فقد کمل (یعنی مکمل انسان وہ ہے جس کا علم حجازی، اخلاق عراقی اور طاعت شامی ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احمد بن جعفر فرماتے ہیں کہ دوست و احباب کی مجلس میں جب بغداد کا ذکر ہوتا تھا تو اکثر بلدۃٌ طیبۃٌ و ربٌ غفور کی تلاوت ہوتی تھی۔

بغداد شعرا کی نظر میں | بغداد کے متعلق نظم اور نثر میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ اس مقالے میں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ نثر کے شذرات آپ نے ملاحظہ فرمائے اب کچھ ابیات ملاحظہ ہو محمد بن خلف ہمدانی فرماتے ہیں۔

فدیٌ لک یا بغداد کل قبیلۃ　　من الارض حتی خطتی و دیاریا

اے بغداد میرا ملک و علاقہ اور ہر خطہ زمین میرا اور ہر قبیلہ تجھ پر قربان ہو

فقد طفت فی شرق البلاد و غربہا　　و سیرت رحلی بینہا و رکابیا

میں مشرق اور مغرب میں پیدل اور سوار پھر رہا ہوں۔

فلم ارفیہا مثل بغداد منزلاً　　و لم ار فیہا مثل دجلۃ وادیا

لیکن بغداد جیسا ٹھکانہ اور دجلہ جیسی وادی نہیں دیکھی

ولا مثل اھلہا ارق و شمائلاً　　اعذب الفاظ و احلی معانیا

اور نہ اہل بغداد کی طرح نرم مزاجی پر معنی اور پیاری باتوں والے لوگ میں نے دیکھے۔

یقیم الرجال الاغنیا بارضہم　　و ترمی النوی بالمقترین المرامیا

اہل بغداد کی سرزمین پر اغنیا بستے ہیں جو دل و جان سے فقرا کی مدد کرتے ہیں

ایک اور شاعر بغداد کے اوصاف اس طرح بیان کرتا ہے۔

سقی اللہ صوب الغادیات محلۃً　　ببغداد بین الکرخ فالخلد فالجسر

اللہ تعالیٰ صبح کے بادلوں سے بغداد اور کرخ کے درمیانی علاقے خاص طور پر قصر الخلد اور منطقہ پل کو سیراب کرے۔

ھی البلدۃ الحسنا خصت لاھلہا　　باشیاء لم یجمعن مذکن فی مصر

بغداد تو دلہن جیسا شہر ہے اس کے اہل کو ایسی نعمتوں سے نوازا گیا ہے جو کسی دوسرے شہر کو نہیں نوازا گیا۔

ہواءٌ رقیق فی اعتدال و صحۃ　　و ماءٌ لہ طعم الذمن الخمر

اس کی ہوا صحت بخش، معتدل اور مزیدار ہے اور اس کا پانی تو شراب سے زیادہ لذیذ ہے

و دجلۃ شطان قد نظامت　　بتاج الی تاج و قصر الی قصر

اس کے علاوہ دجلہ کے دونوں کناروں نے تاجوں اور محلات کو پرو دیئے ہیں

ثراہ کمسک و الیماہ کفضۃ　　و حصباؤ ھا مثل الیواقیت والدری

(اے مخاطب) تو بغداد کو مشک کی طرح خوشبودار اور اس کے پانی کو چاندی کی طرح سفید اور اس کی کنکریاں

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یاقوت و گوہر کی طرح پائے گا۔

ایک اور شاعر نے بغداد کی تعریف ان ابیات میں کی ہے

علی بغداد معدن کل طیب　　　ومغنی نزہۃ المتنزھینا

(میری جان فدا ہو) بغداد پر جو ہر قسم کی خوشی کا خزانہ ہے اور ہر قسم کی طرب و خوشی طلب گاروں کیلئے جائے غنا ہے۔

سلام کلما جرحت بلحظ　　　عیون المشتہین المشتہینا

ان عشاق پر میرا سلام ہو جن کو (بغداد) کی ماہ پیکر نازنینوں نے زخمی کیا ہوا ہے۔

دخلنا کارہین لھا فلما　　　الفنا ھا خرجنا مکرہینا

ارے ہم نے تو بغداد سے نفرت کرتے ہوئے اس میں داخل ہوتے تھے اور جب ہم نے اسے اپنا الیف و حلیف بنا یا تب ہم ناپسندیدگی کے ساتھ اس سے نکلے۔

میں سمجھتا ہوں کہ آخری شعر شاعر نے میرے حق میں کہا ہے یہی حال میرا تھا۔ ابتدا میں بغداد کو بری نگاہ سے دیکھتا تھا لیکن جب عادی ہوا اور وہاں کے ماحول میں رہنے سہنے لگا تو نکلتے وقت رونا آتا تھا۔ ایک دفعہ جب یونیورسٹی تین ماہ کی تعطیلات کے لئے بند ہوئی اور میں پاکستان آیا۔ تو آپ یقین کریں کہ تین ماہ مجھے تین سال کے برابر لگ رہے تھے۔

دجلہ و فرات | بغداد جو عراق کا دل ہے۔ یہاں کے دریاؤں کا بیان کرنا بھی ضروری ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نہران من الجنۃ النیل والفرات

یعنی ان نہروں کو جنتی نہروں سے صفائی اور لذت میں کچھ نسبت ہے۔

دوسری حدیث میں ہے جس کے راوی حضرت ابوہریرہ ہیں فرماتے ہیں ا۔

فجرت اربعۃ انہار من الجنۃ۔ الفرات والنیل وسیحان وجیحان

چار نہریں جنت کی نہروں سے کچھ نسبت رکھتی ہیں۔ فرات، نیل سیحان اور جیحان

ابو حبیب، ابو الخیر سے روایت کرتے ہیں کہ کعب نے کہا۔

نہر النیل نہر العسل فی الجنۃ ونہر دجلہ نہر اللبن فی الجنۃ والنہر الفرات نہر الخمر فی الجنۃ ونہر سیحان نہر الماء فی الجنۃ فاطفا اللہ نورھن لیصیرھن الی الجنۃ

یعنی یہ نہریں بالترتیب، شہد، دودھ، شراب اور پانی کی جنت نظیر نہریں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تیزی کم کر دی تاکہ جنت کی نہروں کی تاثیر کم نہ ہو۔

ابن عباسؓ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

انزل اللہ من الجنۃ الی الارض خمسۃ انہار سیحون وھو نہر الھند وجیحون وھو نہر بلخ

(بقیہ صـ ۴۲ پر)

© rasailojaraid.com